

بنک

(Bank)

10.1 بنک کی تعریف (Definition of Bank)

بنک (Bank) ایک ایسا مالیاتی ادارہ ہے جو لوگوں کی بچائی ہوئی رقم کو بحفاظت رکھتا ہے اور پھر ان رقم کو اپنے کاروباری مقاصد کے لیے ضرورت مندوں کو زیادہ شرح سود پر قرض دیتا ہے۔ اس طرح سود کی شکل میں منافع کماتا ہے اور منافع کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے علاوہ بنک کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کیلئے استعمال کرتا ہے۔

سادہ الفاظ میں بنک سے مراد وہ ادارہ ہے جو عام لوگوں سے امانتیں وصول کرتا ہے اور ضرورت مندوں کو منافع کمانے کی غرض سے قرض کے طور پر فراہم کر دیتا ہے۔

پروفیسر جی کراؤتھر (G. Crowther) کے مطابق:

”بنک قرضوں کا کاروبار کرتا ہے، عوام سے امانتیں وصول کرتا ہے اور ضرورت مند لوگوں کو قرضے مہیا کرتا ہے۔ چونکہ بنک کی جاری کردہ رسیدیں عوام بغیر کسی عذر کے قبول کر لیتے ہیں اس لئے بنک زر کی تخلیق بھی کرتا ہے۔

گویا بنک نقد سرمائے کا محافظ اور تقسیم کنندہ ہے۔

10.2 بنک کی اقسام (Kinds of Bank)

(1) مرکزی بنک (Central Bank)

مرکزی بنک کسی ملک کے سارے بنکاری نظام کا ناظم اور مرکز ہوتا ہے۔ یہ ملک کے تمام تجارتی بینکوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ پاکستان کے مرکزی بنک کا نام سٹیٹ بنک آف پاکستان (بنک دولت پاکستان) ہے۔ مرکزی بنک ملک میں نوٹ جاری کرنے کی اجازت داری رکھتا ہے اور گردش زر کو کنٹرول کر کے مالی نظام اور قیمتوں کو استحکام بخشتا ہے۔ یاد رہے منافع کمانا مرکزی بنک کا محض ثانوی عمل ہے۔ اس کے اہم فرائض میں زر کی قدر میں استحکام، بچت اور سرمائے کی کاری کے لئے موافق حالات فراہم کرنے وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

(2) تجارتی بنک (Commercial Bank)

تجارتی بینکوں کا وجود منافع کمانے کی غرض سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس لئے تجارتی بینک لوگوں سے ان کی بچائی ہوئی رقم بطور امانت وصول کرتے ہیں اور ان رقم پر منافع کمانے کی غرض سے شرح سود مقرر کر کے ضرورت مندوں کو قرضے کی حیثیت سے فراہم کر دیتے ہیں۔ آجکل بنک تجارت کے علاوہ صنعت سازی، زراعت، مکانات کی تعمیر، صر فی ضروریات زندگی کے لئے بھی قرضے

جاری کرتے ہیں اور منافع کماتے ہیں۔ تجارتی بنک اپنے جاری کردہ قرضوں کی بنیاد پر زر کی تخلیق کرتے ہیں جس کا ذکر آگے چل کر آئے گا۔ پاکستان میں تجارتی بنک (مثلاً حبیب بنک، مسلم کمرشل بنک، یونائیٹڈ بنک، پنجاب بنک، عسکری بنک، فیصل بنک، الائیڈ بنک، خیبر بنک، بنک الفلاح اور سٹی بنک وغیرہ) اپنی خدمات بڑی مہارت سے انجام دے رہے ہیں۔

(3) صنعتی بنک (Industrial Bank)

صنعتی بنک ملک میں صنعت سازی کے فروغ کیلئے قائم کئے گئے ہیں۔ یہ بنک صنعتکاروں کو مشینوں، آلات اور دیگر صنعتی ضروریات کے لئے قلیل مدت اور طویل مدت کے قرضہ فراہم کرتے ہیں۔ جس سے ملک میں صنعت سازی فروغ پاتی ہے۔ پاکستان میں یہ صنعتی بنک ”صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان“ (Industrial Development Bank of Pakistan) اور ”پاکستان صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کارپوریشن“ (Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation) کے نام سے مشہور ہیں۔

(4) زرعی بنک (Agricultural Bank)

یہ بنک صرف کاشتکاری اور زراعت سے متعلقہ شعبوں کو قرضے فراہم کرتا ہے۔ جن ممالک میں زراعت، معیشت کا اہم شعبہ ہوتا ہے وہاں پیداوار بڑھانے میں یہ بنک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بنک کاشتکاروں کو ٹیوب ویل لگوانے، زرعی آلات اور مشینیں خریدنے، کھاد اور بیج حاصل کرنے کے لئے قلیل المعیاد اور طویل المعیاد قرضے دوسرے بنکوں کی نسبت کم شرح سود اور آسان شرائط پر فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان میں یہ بنک زرعی ترقیاتی بنک کے نام سے مشہور ہے۔

(5) فہرستی اور غیر فہرستی بنک (Scheduled and Non-scheduled Bank)

فہرستی بنک ایسے بنک ہوتے ہیں جو اپنی سرگرمیاں مرکزی بنک کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق سرانجام دیتے ہیں اور پابند ہوتے ہیں کہ وہ اپنے کل زرعی اثاثوں کا مقرر کردہ حصہ بطور محفوظ سرمایہ مرکزی بنک کے پاس جمع کروائیں گے تاکہ بڑے وقت میں مرکزی بنک سے مدد حاصل کر سکیں۔ پاکستان میں یہ بنک نیشنل بنک آف پاکستان، فرسٹ وومن بنک، پنجاب بنک وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں۔ غیر فہرستی بنک مرکزی بنک کے ساتھ منسلک نہیں ہوتے نہ ہی باقاعدگی سے مرکزی بنک کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔

10.3 مرکزی بنک کے فرائض (Functions of Central Bank)

مرکزی بنک کے درج ذیل فرائض ہیں۔

(1) نوٹوں کے اجرا کا اختیار (Note Issuing Authority)

مرکزی بنک کو نوٹ جاری کرنے کا پورا اختیار اور اجارہ داری حاصل ہوتی ہے۔ مرکزی بنک جاری کردہ کاغذی نوٹ قانونی زر ہوتا ہے جسے قبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان کے مرکزی بنک سٹیٹ بنک آف پاکستان نے 10, 50, 75, 100, 500, 1000 اور 5000 روپے کی مالیت کے نوٹ جاری کر رکھے ہیں جو ملک میں معاشی لین دین میں بطور آلہ مبادلہ کے استعمال ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں نوٹ جاری

کرنے کیلئے مرکزی بینک کو درج ذیل میں سے کسی ایک اصول کے تحت نوٹ جاری کرنے کی اجازت ہے۔

(الف) معینہ ضمانت کا نظام (Fixed Fiduciary System)

اس نظام کے تحت مرکزی بینک ایک مقررہ حد تک زر محفوظ (مثلاً زرمبادلہ، چاندی، سونا وغیرہ) رکھے بغیر نوٹ چھاپ سکتا ہے۔ لیکن اگر اس حد سے زیادہ نوٹ چھاپنے کی ضرورت پڑ جائے تو ہر نوٹ کے عوض 100 فی صد سونا، چاندی یا زرمبادلہ کی صورت میں زر محفوظ رکھنا پڑتا ہے۔ یعنی اگر ملک میں ایک سو روپے کے نوٹ چھاپے جائیں تو اس کے بدلے 100 روپے کا سونا چاندی زرمبادلہ زر محفوظ کے طور پر رکھنا ضروری ہے۔ یہ نظام برطانیہ، ناروے اور جاپان میں رائج ہے۔ یہ نظام پاکستان میں رائج نہ ہونے کی وجہ اس نظام کی کم لچکداری ہے کیونکہ اس نظام کے تحت زر کی رسد کو آسانی سے فوری طور پر ضرورت پڑنے پر بڑھایا نہیں جاسکتا۔

(ب) متناسب محفوظات کا نظام (Proportional Reserve System)

اس نظام کے تحت ایک مقرر کردہ زر محفوظ کے تناسب کے مطابق مرکزی بینک جتنے چاہے نوٹ چھاپ سکتا ہے۔ پاکستان میں یہ تناسب 33 فی صد ہے۔ گویا پاکستان میں مرکزی بینک چھاپے جانے والے نوٹوں کے بدلے پر 33 فی صد زر محفوظ سونا، چاندی، زرمبادلہ وغیرہ رکھ کر جتنے چاہے نوٹ چھاپ سکتا ہے۔ البتہ چھاپے جانے والے نوٹوں کی باقی مالیت کو ملکی اثاثوں کو گروی (Mortgage) رکھ کر پورا کیا جاتا ہے۔ اس طریقے کے تحت زر کی رسد لچکدار ہوتی ہے۔ پاکستان میں مرکزی بینک نوٹ اسی نظام کے تحت چھاپتا ہے۔

(2) حکومت کا بینک (Banker to the State)

مرکزی بینک حکومت کے لئے وہ تمام کام سرانجام دیتا ہے جو ایک تجارتی بینک عام لوگوں کے لئے کرتا ہے۔ مرکزی بینک دراصل حکومت کے مالی مشیر کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ اس لئے یہ حکومت کا بینک کہلاتا ہے۔ مرکزی بینک حکومت کے معاملات کو مستحکم رکھنے کیلئے درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

- (i) حکومت کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کیلئے طویل المیعاد قرضے فراہم کرتا ہے۔
- (ii) حکومت کی تمام وصولیاں اور ادائیگیاں منظم کرتا ہے۔
- (iii) حکومت کے لئے ملکی اور غیر ملکی ذرائع سے قرضے وصول کرتا ہے۔
- (iv) زرمبادلہ اور بین الاقوامی ادائیگیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔
- (v) حکومت کو مالی امور کے بارے میں مفید مشورے دیتا ہے۔

غرض یہ کہ مرکزی بینک حکومت کے تمام مالی امور اور ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کرتا ہے اور معاشی ترقی کی راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

(3) بینکوں کا بینک (Banker to the Banks)

مرکزی بینک سارے بینکاری نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس لئے بینکوں کا بینک کہلاتا ہے۔ مرکزی بینک تجارتی بینکوں کے لئے درج ذیل

خدمات سرانجام دیتا ہے۔

- (i) تجارتی بنکوں کو ہنڈیوں پر دو بارہ بٹ لگا کر قرضے جاری کرتا ہے۔
- (ii) تجارتی بنکوں کی مشکل وقت میں مالی مدد کرتا ہے۔
- (iii) تجارتی بنکوں کو اپنی نئی شاخیں کھولنے کے لیے اجازت دیتا ہے۔
- (iv) تجارتی بنکوں کے زرنقد کا ایک مخصوص حصہ زرمحفوظ کی صورت میں رکھتا ہے۔
- (v) مرکزی بنک تجارتی بنکوں کی تمام سرگرمیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

(4) بنکوں کی آخری پناہ گاہ (Lender of the Last Resort)

مرکزی بنک مشکل وقت میں تجارتی بنکوں کو قرضے فراہم کر کے ان کی مشکلات حل کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر تجارتی بنک لوگوں کو زائد قرضے جاری کر دیں اور امانتیں رکھنے والوں کو رقم کی ادائیگی کے قابل نہ رہیں تو ان کی سادھ کو بڑا نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ایسے میں مرکزی بنک انہیں سستے قرضے فراہم کر کے مشکل سے نکالتا ہے۔

(5) بنکوں کا حساب گھر (Clearing House for the Banks)

چونکہ ملک کا سارا بنکاری نظام ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے اس لیے ہر روز لاکھوں لین دین کے معاملات ان بنکوں کے درمیان طے پاتے ہیں۔ مرکزی بنک تمام بنکوں کے نمائندوں کو اپنے دفتر میں بلا کر آپس کے لین دین کے معاملات کو حل کرانے کیلئے اپنی خدمات سرانجام دیتا ہے اس طرح بنکوں کے درمیان حساب گھر کا کام کرتا ہے۔

(6) بازار زر کا ناظم (Custodian of Money Market)

مرکزی بنک بحیثیت ناظم زر ایک طرف تو نوٹ جاری کرتا ہے اور دوسری طرف زر کی مقدار کو کنٹرول کر کے معاشی استحکام کو یقینی بناتا ہے۔ مرکزی بنک کی زر پالیسی کو زر اعتبار پر کنٹرول (Credit Control) کی پالیسی بھی کہا جاتا ہے۔ مخصوص معاشی مقاصد کے پیش نظر مرکزی بنک زر اعتبار کو کنٹرول کرنے کیلئے جو اقدامات اختیار کرتا ہے اسے زر پالیسی کہا جاتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت ملک میں پائی جانے والی دواہم معاشی ناہمواریاں یعنی افراط زر اور تفریط زر پر قابو پانے کے لئے مرکزی بنک درج ذیل طریقے اختیار کرتا ہے تاکہ نہ تو افراط زر ہو اور نہ ہی تفریط زر۔

(i) شرح بنک کی پالیسی (Bank Rate Policy)

شرح بنک سے مراد وہ شرح سود ہے جس پر مرکزی بنک تجارتی بنکوں کی ہنڈیوں پر دو بارہ بٹ لگا کر انہیں قرضے جاری کرتا ہے اگر ملک میں افراط زر ہو اور مرکزی بنک زر کی مقدار کو کم کرنا چاہتا ہو تو وہ شرح سود کو بڑھا دیتا ہے۔ ایسے میں تجارتی بنک مرکزی بنک سے قرضے نہیں لیتے اور نہ ہی لوگوں کو قرضے جاری کئے جاتے ہیں۔ اس طرح ملک میں زر اعتبار کی گردش رک جاتی ہے اور افراط زر پر قابو پالیا جاتا ہے۔

دوسری طرف تفریط زر کے حالات میں زر کی مقدار بڑھانے کیلئے، شرح سود کم کر دی جاتی ہے۔ تجارتی بینک مرکزی بینک سے زیادہ قرضے لیتے ہیں اور اس طرح ملک میں زر کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے اور تفریط زر کنٹرول ہو جاتا ہے۔

(ii) کھلے بازار کا عمل (Open Market Operation)

مرکزی بینک افراط زر اور تفریط زر پر کنٹرول کرنے کیلئے سرکاری کفالتوں مثلاً پرائز بانڈ، سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ خریدتا اور بیچتا رہتا ہے۔ افراط زر کے حالات میں حکومت یہ کفالتیں لوگوں کو بیچ دیتی ہے اور تفریط زر کے حالات میں ان سے مہنگے داموں خرید لیتی ہے۔ اس طرح افراط زر اور تفریط زر پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔

(iii) زر محفوظ کے تناسب میں اضافہ (Reserve Ratio)

ملک میں افراط زر کا دباؤ کم کرنے کے لیے مرکزی بینک تجارتی بینکوں کے زر محفوظ کے تناسب میں اضافہ کر دیتا ہے اور تفریط زر کو کنٹرول کرنے کیلئے زر محفوظ کے تناسب کو کم کر دیتا ہے جس سے زر کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تفریط زر سے نجات مل جاتی ہے۔

(iv) راشن بندی (Rationing)

مرکزی بینک ملک میں افراط زر پر کنٹرول کرنے کیلئے بسا اوقات تجارتی بینکوں کو قرضہ دینے کی حد مقرر کر دیتا ہے۔ جس کے باعث تجارتی بینک کی ذرا اعتبار کی تخلیق محدود ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس زر کی مقدار بڑھانے کیلئے مرکزی بینک راشن بندی پر سے پابندی اٹھا کر تفریط زر کو کنٹرول کرتا ہے۔

(7) زرمبادلہ کا محافظ (Custodian of Foreign Exchange)

مرکزی بینک برآمدات اور درآمدات میں توازن رکھ کر زرمبادلہ کے ذخائر کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں تمام زرمبادلہ مرکزی بینک میں ہی جمع ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانی جو رقوم پاکستان بھیجتے ہیں مرکزی بینک انہیں ملکی کرنسی میں تبدیل کر کے مقامی لوگوں کو ادائیگی کرتا ہے۔ اسی طرح ملک میں دستیاب تمام دھاتی زر کا محافظ بھی مرکزی بینک ہے۔

10.4 پاکستان میں بلا سود بنکاری کا نظام

(Interest Free Banking System in Pakistan)

اسلام بنیادی طور پر عدل و احسان اور باہمی تعاون پر زور دیتا ہے اور دوسروں کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے والوں کو بُرا سمجھتا ہے۔ اس لئے ضرورت مندوں کو بلا معاوضہ قرض دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اسلامی نظام حکومت میں سود کی ہر شکل حرام قرار دی گئی ہے۔ اس لئے بلا سود بنکاری کا نظام صرف اور صرف نفع و نقصان میں برابر کی شراکت پر ہی استوار ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ماضی میں کئی حکومتوں نے ملکی معیشت کو اسلامی اصولوں پر عمل پیرا کرنے کیلئے کئی منصوبے بنائے۔

اسلامی دنیا میں اسلامی بنکاری کا آغاز مصر میں 1963ء میں زراعت کے لئے رقوم جمع کرنے اور قرض کی فراہمی کے لئے ایک ادارہ

قائم ہوا۔ جس کا نام ”میت غمر سوشل بینک“ (Mit Ghamar Social Bank) تھا۔ 1970ء تک یہ بینک مصر کے اہم ترین مالی اداروں میں شمار کیا جاتا رہا۔ لیکن بعض سیاسی وجوہات کی بنا پر مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے اس بینک کو ختم کر دیا۔ 1963ء ہی میں ملائیشیا میں حج کے خواہش مند لوگوں کے لئے ایک مالی ادارہ ”پیلگرم مینجمنٹ اینڈ فنڈز بورڈ“ (Pilgrim Management and Funds Board) یا تبونگ حاجی (Tabung Haji) کے نام سے قائم کیا گیا۔ لوگ اس ادارے میں اپنی رقم جمع کرواتے اور قرض حاصل کرتے تھے۔ اسی طرح سعودی عرب میں البرکتہ انویسٹمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی (Al-barkat Investment and Development Company) کے نام سے ایک اسلامی بینک قائم ہوا جس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو غیر سودی بنیاد پر قرضوں کی فراہمی تھا۔ سعودی عرب کا اسلامی بینک، فیصل اسلامک بینک آف بحرین، اسلامک ڈویلپمنٹ بینک آف جدہ کے نام سے بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اسلامی بنکاری کو فروغ دینے کے لیے سوڈان میں بھی البرکتہ السوڈانی خرطوم، العرب اسلامک بینک، سوڈانیز اسلامی بینک کے ناموں سے یہ مالی ادارے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کوشش یکم جولائی 1981ء کو پاکستان میں تمام بینکوں میں بلا سود بنکاری نظام کی ترویج کیلئے عمل میں لائی گئی۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے امانت داروں کے لئے نفع و نقصان کے شراکتی کھاتے (Profit and Loss Sharing Accounts) کھولے گئے۔ یکم جولائی 1985ء سے تمام بینکوں کے کاروبار کو سودی نظام سے بالکل پاک کر دیا گیا اور ملک کی معیشت کو اسلامی طرز میں ڈھالنے کیلئے درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

(1) مشارکہ (Musharika)

مشارکہ کے تحت بینک یا دیگر مالی ادارے کاروباری فرموں کو نفع و نقصان میں شراکتی بنیاد پر زرمہیا کرتے ہیں۔ بینک نفع اور نقصان میں برابر کے ساتھ برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

(2) مضاربہ (Modaraba)

مضاربہ میں بینک سرمایہ فراہم کرتا ہے اور سرمایہ لینے والا اپنی محنت کے بل بوتے پر کاروبار چلاتا ہے۔ کاروبار میں دونوں نفع و نقصان میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

(3) کرائے اور خرید میں حصہ داری (Hire and Purchase)

سرمایہ کاری کے اس طریقے میں بینک اپنے گاہک کو ایک مخصوص عرصہ کے لیے قرضہ فراہم کرتا ہے مثلاً ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن لوگوں کو گھر بنانے کے لیے جو قرضے فراہم کرتی ہے وہ اسی سرمایہ کاری کے زمرے میں بینک کو لوٹا دیتا ہے۔ رقم کی واپسی کے بعد گھر کی ملکیت گاہک کی تحویل میں دے دی جاتی ہے۔

(4) حصصی شراکت (Equity Participation)

سرمایہ کاری کے اس طریقے میں بینک فہرستی اداروں کے حصص خرید لیتے ہیں۔ یہ خریداری بازاری قیمتوں پر کی جاتی ہے۔ لیکن نفع و نقصان میں شرکت اداروں کے سالانہ منافع جات پر ہوتی ہے۔

(5) سروس چارجز کے ساتھ بلا سود قرضے (Interest Free Loans with Service Charges)

اس طریقے کے تحت سرمایہ کاری کرنے والے سے سروس چارجز وصول کر لئے جاتے ہیں۔ یہ قرضے بغیر سود کے ہوتے ہیں۔ اس مد میں برآمد کنندگان کو قرضے جاری کئے جاتے ہیں۔

(6) قرض حسنہ (Qarz-e-Hasna)

قرض حسنہ کے تحت ضرورت مندوں کو بغیر کسی سود یا منافع کے قرضے جاری کئے جاتے ہیں اس قسم کے قرضے زیادہ تر طالب علموں کو دیئے جاتے ہیں۔ ایسے قرضے طویل المعیاد ہوتے ہیں۔

سرمایہ کاری کے درج بالا اصولوں کو عملی طور پر مقبول بنانے کے لیے حکومت پاکستان نے قوانین میں بھی ترامیم کی ہیں جن کے تحت زیادہ تر جاری کئے جانے والے قرضے سود سے پاک ہونگے اور بیکاری نظام عین اسلامی نظام کے قریب ترین ہوگا۔



مشقی سوالات

سوال نمبر 1- ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- i- ایسا ادارہ جو لوگوں کی امانتیں وصول کر کے انھیں قرض پر دے کہلاتا ہے:
- (الف) مرکزی بینک (ب) تجارتی بینک
- (ج) صنعتی بینک (د) زرعی بینک
- ii- درج ذیل میں سے کونسا کام مرکزی بینک سرانجام نہیں دیتا؟
- (الف) نوٹ جاری کرنا (ب) زرمبادلہ کی حفاظت کرنا
- (ج) زیر اعتبار کو کنٹرول کرنا (د) لوگوں کی امانتوں پر منافع کمانا
- iii- مرکزی بینک تجارتی بینکوں کو قرضے جاری کرتے وقت بینکوں کے کن کھاتوں کو استعمال کرتا ہے؟
- (الف) معیادی کھاتوں کو (ب) ہنڈیوں کو
- (ج) طلبی امانتوں کو (د) بچتوں کی امانتوں کو

سوال نمبر 2- درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجئے۔

- i- مرکزی بینک تجارتی بینکوں کو جس شرح پر قرض دیتا ہے اس کو..... کہتے ہیں۔
- ii- پاکستان میں مرکزی بینک..... کے نظام کے تحت نوٹ چھاپتا ہے۔
- iii- نفع و نقصان کی شراکت کی بنیاد پر قرضوں کا اجراء سن..... میں ہوا۔
- iv-..... میں بینک سرمایہ فراہم کرتا ہے اور سرمایہ لینے والا اپنی مہارت کے بل بوتے پر کاروبار چلاتا ہے۔
- v- مرکزی بینک کو نوٹ جاری کرنے کی..... حاصل ہے۔
- سوال نمبر 3- کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
معیینہ ضمانت کا نظام	بازار زر کا ناظم	
مرکزی بینک کے تابع	غیر لچکدار	
تفریط زر	مرکزی بینک	
نوٹوں کا اجراء	قوت خرید کا کم ہونا	
مرکزی بینک	فہرستی بینک	

سوال نمبر 4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

- i- نوٹ چھاپنے کے اصول بیان کریں۔
- ii- مرکزی بینک کو حکومت کا بینک کیوں کہا جاتا ہے؟
- iii- شرح بینک پالیسی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 5۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات تحریر کریں۔

- i- تجارتی بینک سے کیا مراد ہے؟ تجارتی بینکوں کے فرائض بیان کریں۔
- ii- بینکوں کی اہم اقسام کون کون سی ہیں؟
- iii- مرکزی بینک سے کیا مراد ہے؟ مرکزی بینک کے فرائض بیان کیجئے۔
- iv- مرکزی بینک بازار زر کا ناظم ہونے کی حیثیت سے کس طرح زراعت بار کو کنٹرول کرتا ہے؟
- v- پاکستان میں بلا سود بنکاری نظام کی کامیابی کے لیے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

☆☆☆